شعبان میں عرفہ کی فاتحہ کی شرعی حیثیت

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd-9270 تاریخ: 12-02-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے ہاں شبِ براءت کے موقع پر عرفہ منایا جاتا ہے، کیا یہ منانا ضروری ہے، اگر کوئی نہ منائے، تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

تیرہ یا چودہ شعبان المعظم کو لوگ اس سال میں فوت ہونے والے اپنے رشتہ داروں کے نام سے ایصال ثواب کرتے ہیں اور اس میں شیرینی یا حلوہ، وغیرہ بنا کر فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب کا اہتمام کرتے ہیں، اس کو عرفہ منانا یا عرفہ کا ختم کہتے ہیں۔

شبِ براءت کے موقع پر "عرفہ" کا ختم دلانا در اصل ایصال ثواب کی ہی ایک صورت ہے اور ایصال ثواب شرعاً جائز و مستحسن عمل ہے، جس کا ثبوت آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ نبویہ اور اقوالِ فقہاء وغیرہا میں واضح طور پر موجود ہے، لہٰذا اگر کوئی شبِ براءت آنے سے پہلے اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے فاتحہ و نیاز کا اہتمام کرے اور اسے لازم نہ سمجھتا ہو، تو یہ بلاشبہ جائز، بلکہ مستحب ہے، البتہ اس موقع پر ختم دلانے کے لیے بطورِ خاص "عرفہ" کے نام سے شریعتِ مطہرہ

میں کوئی اصطلاح موجود نہیں اور نہ ہی شرعی طور پر یہ فرض، واجب یا سنت ہے، بلکہ یوں ضروری سمجھ کر کرنا درست نہیں، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے لازم نہیں کیا، اسی طرح اس حوالے سے جو بعض تَوَہُّمات پائے جاتے ہیں، مثلاً: تیرہ یا چودہ شعبان المعظم کو ہی ختم دلانے کو لازم سمجھنا یا میٹھی چیز پر ہی ختم دلانا ضروری قرار دینا، یا یہ اعتقاد رکھنا کہ جب تک عرفہ کا ختم نہیں دلایا جائے گا، روح بھٹکتی پھرے گی، وغیرہا باتوں کی شرعاً کوئی حقیقت نہیں، ہاں! **عُرفی لحاظ سے اس ختم کو "عرفہ کا ختم" کہہ دینے میں گناہ بھی نہیں ہے**، جیسا کہ عرفِ عام میں ایصال ثواب کے لیے مقرر کیے گئے دِنوں کو تیجہ، ساتواں، چالیسواں کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ سب بھی عُرفی الفاظ ہیں۔

یاد رہے! ایصال ثواب کے لیے مختلف کھانوں کا اہتمام کرنا ہی ضروری نہیں ہے، بلکہ صدقہ خیرات، اسی طرح غریبوں کی مدد یا کسی بھی طرح کے نیک عمل، مثلاً: تلاوتِ قرآن پاک، نوافل، دُرود شریف، ذکر اللہ وغیرہ کرکے بھی ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے اور کھانے کا انتظام کرکے فاتحہ دلانا بھی جائز ہے، اس میں کوئی ممانعت نہیں۔

"عرفہ" کے نام سے دعا و فاتحہ خوانی کا اہتمام در اصل ایصالِ ثواب ہے جو کہ جائز ہے، چنانچہ اپنے سے پہلے گزر جانے والے مسلمان بھائیوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنے والوں کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اور ان کے بعد آنے والے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔"

(پارہ 28، سورۃ الحشر، آیت 10)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے متعلق تفسیر مظہری میں ہے: "قال السیوطی وقد نقل غیر

واحد الاجماع علی ان الدعاء ینفع المیت ودلیله من القرآن قوله تعالی ﴿وَالَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ﴾ ترجمہ: امام سیوطی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: کئی علماء نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ دعا میت کو فائدہ دیتی ہے اور اس کی دلیل قرآن پاک سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ﴿وَ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَ لِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ﴾ ہے۔

(التفسیر المظھری، سورۃ النجم، تحت الایۃ 39، جلد 9، صفحہ 127، مطبوعہ کوئٹہ)

نیک اعمال کا ثواب دوسرے مسلمان بھائی کو پہنچانے کے متعلق ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 587ھ / 1191ء) **لکھتے ہیں:** ”وعلیه عمل المسلمین من لدن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی یومنا هذا من زیارة القبور وقراءة القران علیها والتکفین والصدقات والصوم والصلاة وجعل ثوابها للاموات ولا امتناع فی العقل ایضا لان اعطاء الثواب من اللہ تعالی افضال منه لا استحقاق علیه فله ان یتفضل علی من عمل لاجله یجعل الثواب له کماله ان یتفضل باعطاء الثواب من غیر عمل راسا“ ترجمہ: **قبروں کی زیارت کرنے اور قبروں پر جا کر تلاوتِ قرآن پاک کرنے، (مُردوں کو) کفن دینے، صدقہ و خیرات کرنے، روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے اور ان سب کا ثواب مُردوں کو پہنچانے پر مسلمانوں کا دورِ رسالت مآب** صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **سے لے کر آج کے دن تک عمل ہے اور (نیک اعمال کرکے مُردوں کو ثواب ایصال کرنا) عقلاً بھی ناممکن نہیں، کیونکہ ثواب دینا اللہ تعالی کی طرف سے فضل ہے، اس پر لازم نہیں ہے، وہ چاہے، تو اس بندے پر بھی فضل فرمادے، جس کو ثواب پہنچانے کے لیے کوئی بندہ عمل کرے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود مختار ہے وہ چاہے تو بغیر کسی عمل کے ہی کسی کو ثواب (یعنی اپنا فضل) عطا فرمادے۔**

(بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، کتاب الحج، جلد 3، صفحہ 271، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: ”مسلمان مُردوں کو ثواب پہنچانا اور اجر ہدیہ کرنا ایک پسندیدہ اور شریعت میں مندوب امر (مستحب کام) ہے جس پر تمام اہلِ سنت وجماعت کا اجماع ہے، اس عمل کو درست قرار دینے اور اس کی رغبت دلانے سے متعلق حضور سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔“ (فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ570، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے میت کی روح کو نکالنے، عرفہ سے پہلے میت کے لیے فاتحہ الگ دینے اور برادری میں تقسیم کرنے کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”روح نکالنا محض جہالت و حماقت و بدعت ہے، ہاں! فاتحہ دلانا اچھا ہے، شکر، چاول، مساکین کو تقسیم کرنا خوب ہے، مگر برادری میں موت کے لئے نہ بانٹا جائے، **عرفہ تک یا بعد تک اگر الگ ہمیشہ فاتحہ دیں، تو حرج نہیں**، شامل رکھیں، تو حرج نہیں، یہ سمجھنا کہ عرفہ تک الگ کا حکم ہے، پھر شامل کا، یہ غلط و جہالت ہے، میّت کی دعوت برادری کے لیے منع ہے، ان کا بُرا ماننا حماقت ہے، ہاں! برادری میں جو فقیر ہو اُسے دینا (کسی) اَور فقیر کے دینے سے افضل ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد9، صفحہ609، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

”عرفہ“ کرنا کوئی شرعی اصطلاح نہیں ہے، البتہ عرفی تعیین کے لحاظ سے ”عرفہ“ کا نام دینا گناہ بھی نہیں، چنانچہ ایصالِ ثواب کے لیے مقرر کیے گئے مختلف دِنوں کے متعلق اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ”اور یہ تعیناتِ عرفیہ ہیں، ان میں اصلاً حرج نہیں، جب کہ انہیں شرعاً لازم نہ جانے، یہ نہ سمجھے کہ اِنہی دنوں ثواب پہنچے گا، آگے پیچھے نہیں۔“ (فتاوٰی رضویہ، جلد9، صفحہ604، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

جو عرفہ کا ختم نہ دلائے شرعاً اس پر کوئی گرفت نہیں، جب کہ ایصال ثواب کو جائز سمجھتا ہو، چنانچہ فتاوی بحر العلوم میں ہے: ”عرفہ کرنا نہ سنت ہے، نہ واجب، بلکہ یہ ایصال ثواب ہے اور وہ مستحب فعل ہے، جس کا جی چاہے کرے اور جس کا جی چاہے نہ کرے، نہ کرنے پر طعنہ زنی کرنا غلط ہے۔“ **(فتاوی بحر العلوم، جلد2، صفحہ97، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)**

کھانے کے علاوہ نماز، روزہ، صدقہ و خیرات، وغیرہا عبادات کا ایصالِ ثواب کرنا بھی درست ہے، چنانچہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں: ”ایصال ثواب یعنی قرآن مجید یا درود شریف یا کلمہ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدنیہ فرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے، زندوں کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کتب فقہ و عقائد میں اس کی تصریح مذکور ہے، ہدایہ اور شرح عقائد نسفی میں اس کا بیان موجود ہے۔“

(بہارِ شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ642، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

13 شعبان المعظم 1446ھ / 12 فروری 2025ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے